یونیورسٹیز کے طلباء کی حضور انور سے ملاقات

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک میٹنگ رکھی گئی تھی۔ آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس میٹنگ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ مجموعی طور پر تین صد سے زائد طلباء اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عثمان مجوکہ صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ شعیب مظفر صاحب اور جرمن ترجمہ علی عمران ظفر صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ پہلی لائن میں جو طلباء بیٹھے ہیں وہ پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ باقی طلباء ماسٹرز اور بیچلر (Bachelor) کر رہے ہیں۔

بائیوانجینئرنگ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Bio Engineering میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس کا Topic (مضمون) Biomolecules کی Extraction ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس سے انسانوں کو کیا فائدہ ہوگا۔ جس پر طالبعلم نے بتایا کہ اسے میڈیکل میں استعمال کرسکتے ہیں۔

طالبعلم نے درخواست کی حضور انور Agriculture کے حوالہ سے راہنمائی فرمائیں کہ کوئی ایسی چیز ہو جسے Extract کرسکیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جنہیں Extract کرسکتے ہیں۔ سبزیوں میں اگر لینا ہے تو کریلے پر ریسرچ کرو۔ اس طرح بہت سے پودے نکل آئے ہیں۔ یہ تو آپ لوگ ریسرچ کریں اور مجھے بتائیں۔ لیکن بہرحال بہت سی ایسی سبزیاں ہیں اور دیگر پودے ہیں جن میں آپ ریسرچ کرسکتے ہیں۔ پھر بعض Medicinal Plants ہیں اور بعض دوسرے پودے ہیں ان کو دیکھیں کہ کون کون سے ہیں۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ریسرچ کے بعد یہ پودے خوراک کا حصہ بن جائیں بغیر اس کے کہ مستقل Treatment ہوتی رہے۔ بعض Recommended کھانے ہوں جس کو کھانے سے آپ مریضوں کو Treat کرسکیں۔ جس طرح لوگ بتاتے رہتے ہیں۔ مثلاً کسی نے مجھے کہا اور میں نے آزمایا بھی ہے لوگوں پر کہ اگر صبح صبح اٹھ کر خالی پیٹ شوگر کا مریض چار گلاس پانی پی لے تو اس کی شوگر کافی کنٹرول ہوجاتی ہے۔ اسی طرح کے بعض طریق ہوتے ہیں جن کے ذریعہ علاج کیا جاسکتا ہے۔

ایک دوسرے طالبعلم نے بتایا کہ وہ فزکس میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس کا مضمون ڈائمنڈز (Diamonds) میں Nitrogen-Vacancy Center کے بارہ میں ہے۔ طالبعلم نے بتایا کہ ڈائمنڈز جس ایٹم (Atom) سے بنتے ہیں اس میں کچھ Defects ہوتے ہیں اور وہ ڈائمنڈ کو Scan کرکے دیکھ سکتے ہیں کہ کس جگہ پر نائٹروجن ویکنسی سنٹر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا فائدہ کیا ہوگا۔ اس پر طالبعلم نے بتایا کہ ابھی ریسرچ ہورہی ہے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ریسرچ کے بعد پتہ چلے گا کہ اس کا فائدہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ میڈیکل میں Ph.D. کر رہا ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ پانچ سال پڑھائی پوری کرلی ہے اب ہاؤس جاب (House Job) کر رہا ہوں اور ساتھ Ph.D. کر رہا ہوں۔ لیکن ابھی Medicine، ڈاکٹر کی ڈگری نہیں ملی۔ لیکن میرا ارادہ ہے کہ میڈیکل کی ڈگری کے ساتھ جلد Ph.D. کی ڈگری بھی مل جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یوکے میں تو یہ ہوتا ہے کہ تیسرے، چوتھے سال کے بعد Ph.D. ہوجاتی ہے تو پھر ایک سال اس کو Grace کا مل جاتا ہے اور پھر آپ بعد میں میڈیسن (Medicine) کرلیتے ہیں۔ اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ جرمنی میں Ph.D. کے لئے اسی وقت اپلائی کرسکتے ہیں جب میڈیکل کی ڈگری مل جائے۔

ڈرماٹالوجی میں ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Dermatology میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس بارہ میں تجربات کر رہے ہیں کہ سکن (Skin) کینسر کے Cells کو مارسکیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے اس کو بڑھا کر نکالیں گے۔ اس پر طالبعلم نے عرض کیا۔ ایسا ہی ہے سکن کے اوپر جو کینسر ہے اس کو بڑھایا ہے پھر اس کا علاج کریں گے۔ ہم ایک نیا راستہ کھول رہے ہیں جس سے سکن کینسر کا زیادہ آسانی سے علاج کیا جاسکے۔

حضور انور نے فرمایا اب ہومیوپیتھی کے طریق پر آگئے ہیں۔ پہلے ہر چیز کو نکالتی ہے اور پھر Treat کرتی ہے۔

سکن کینسر کے علاج کے لئے ادویات کے استعمال کے بارہ میں حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ Chemotherapeutic دوائیاں استعمال ہورہی ہیں اور کچھ ایسی بھی ہیں جن کے بارہ میں ابھی تجربہ نہیں کیا گیا۔

سکن کے علاج کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا یہاں Wiesbaden میں گرم پانی کے چشمے ہیں، غسل خانے بھی بنے ہوئے ہیں۔ جہاں لوگ نہانے کے لئے بھی جاتے ہیں۔ اس پانی کے Trace Elements اور Major Elements بھی اس سکن کینسر کے Treatment کے لئے بہت اچھے ہیں۔ کبھی ان چیزوں پر بھی ریسرچ کرنی چاہئے کہ ان سے کیا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

ایگریکلچر میں ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Agriculture میں Ph.D. کر رہا ہے، حضور انور نے فرمایا Agriculture تو بڑا Vast فیلڈ ہے۔ کس چیز میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ اس پر طالبعلم نے بتایا کہ Climate Change کے Impact On Agriculture کے بارہ میں کر رہا ہوں۔ قبل ازیں Agriculture Economics میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔

طالبعلم نے بتایا کہ تین چار سال قبل پاکستان گیا تھا۔ وہاں Climate کانفرنس پر Environment منسٹر سے بات ہوئی تھی تو دلچسپی بڑھی اور اب پاکستان کے Climate Change کے حوالہ سے ریسرچ کر رہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا یہ ریسرچ کر رہے ہیں کہ پاکستانی لیڈرشپ کس طرح اپنی اکانومی کو برباد کررہی ہے اور لیڈر کتنے کتنے پرسنٹ شیئر لیتے ہیں۔

طالبعلم نے بتایا کہ اس لئے دلچسپی بڑھی تھی کہ پاکستان غریب ملک ہے اس کے پاس ذرائع نہیں ہیں تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ذرائع کیوں نہیں ہیں۔ ان میں جو بے ایمانی ہے پہلے کہو کہ وہ دُور کریں اور جو لیڈرشپ ہے اس کو پہلے ایماندار بنائیں۔ پاکستان میں ہر طرح کا Climate ہے اور ہر طرح کی Topography ہے۔ سارا کچھ تو ان لوگوں نے تباہ کردیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا سوال یہ ہے کہ جو اتنا Forest تھا۔ راولپنڈی سے مری کی طرف جاتے ہوئے ذرا سا آگے نکلتے تھے تو جنگل شروع ہوجاتا تھا جس کی وجہ سے اس زمانے میں اچھا موسم بھی ہوجاتا تھا تو اب آپ سومیل بھی آگے چلے جائیں تو پہاڑیاں درختوں سے خالی نظر آتی ہیں۔ انہوں نے درخت کاٹ لئے ہیں۔ جہاں درخت اگتا ہے اس کو کاٹ دیتے ہیں۔ جو جنگل ہیں سب کٹ چکے ہیں۔ جو بڑے منسٹرز ہیں یہ کمیشن لے کر ٹھیکہ دیئے جاتے ہیں اور کھائے چلے جارہے ہیں۔ پاکستان کو لوٹتے چلے جارہے ہیں۔ اب نہریں ہیں ان کا کوئی نظام نہیں ہے۔ وہی نہریں جو انگریزوں کے زمانے میں بنائی گئی تھیں۔ ان سے بڑے وسیع علاقے سیراب ہوتے تھے اب ان سے دس فیصد علاقے بھی سیراب نہیں ہوتے۔ پھر بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے دریاؤں میں پانی بھی نہیں آتا۔ جب سیلاب آتے ہیں تو پانی سٹور کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہے اور سارا پانی آگے نکل جاتا ہے۔ جو ڈیم ہیں ان میں Capacity نہیں رہی۔ ان کی صفائی کرنے کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ Agriculture کے اوپر ان کو پوری توجہ نہیں رہی تو منسٹر صاحب نے کیا Climate Change کرنا ہے۔

طالبعلم نے بتایا کہ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ پچاس سال میں پاکستان کے پاس کچھ نہیں ہوگا اور پچاس سال بعد ٹمپریچر اس طرح تبدیل ہوگا کہ اکانومی بالکل ختم ہوجائے گی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بڑے پُر امید ہیں کہ پچاس سال بعد کچھ نہیں ہوگا۔ مجھے تو لگتا ہے کہ دس سال بعد کچھ نہیں ہوگا۔ پھر کہتے ہیں کہ پچاس سال بعد اکانومی ختم ہوجائے گی۔ حضور انور نے فرمایا ختم تو وہ چیز ہوتی ہے جو موجود ہے۔ اکانومی تو ہے ہی نہیں۔ ان کا مطلب شاید یہ ہو کہ جو میں ملک کی اکانومی کی لوٹ مار کر رہا ہوں اس کے امکانات کم ہوجائیں گے اور میرے بچوں کو لوٹ مار کا موقع نہیں ملے گا۔

حضور انور نے فرمایا اگر انہیں کچھ کہنا ہے تو یہ کہو کہ جو بے ایمانی ہے اور خیانت ہے اس کو چھوڑیں اور جس طرح جنگل پہلے پہاڑوں پر ہوتے تھے ان کو دوبارہ لگائیں اور سیلاب کے پانی کو سنبھالنے کا انتظام کریں۔ پنجاب کے بہت سارے علاقے ایسے ہیں جہاں پلاننگ کرکے درخت لگائے جاسکتے ہیں مختلف فصلیں اگائی جاسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ابھی بھی پاکستان کی اگر ان لوگوں سے جان چھوٹ جائے تو پاکستان میں ابھی بھی بہت کچھ ہے۔ لیکن اگر یہ اور رہے تو پچاس سال تو بڑی پُر امیدی والی بات ہے یہ دس سال میں ہی سب کچھ ختم کر دیں گے۔

زیبرافش پر تحقیق

ایک طالبعلم نے حضور انور کو بتایا کہ وہ Zebra Fish پر ریسرچ کر رہا ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ Zebra Fish اپنے جسم کی ہر چیز کو Regenerate کرسکتی ہے۔ طالبعلم نے مزید بتایا کہ وہ Structure Biology میں Ph.D. کر رہا ہے اور اس میں ہم پروٹین کے Structure کے بارہ میں علم حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں جس میں بہت مشکلات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ ریسرچ بیماری کی تشخیص کرنے اور پھر مزید دوائیاں بنانے میں تمہیں مدد دے گی۔ طالبعلم نے بتایا کہ یہ دوائی بہت ہی خاص ہوگی کیونکہ ہم پروٹین کے سٹرکچر کو دیکھ کر دوائی بنا رہے ہیں۔ ابھی ریسرچ کی ابتدا ہے اور طلباء کا ایک گروپ ہے جو یہ ریسرچ کر رہا ہے اور اس ریسرچ پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ سوئٹزرلینڈ میں Pharmaceutical Industries اور گورنمنٹ اسے سپانسر کررہی ہے۔

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ سویڈن سے ہے اور اس کی فیلڈ Virtual Manufacturing ہے اور وہ اس بارہ میں ریسرچ کر رہا ہے کہ وہ ایسی Settings بناتا ہے جن سے لوگوں کو بتایا جاسکے کہ کونسا فیصلہ Manufacturing لائن کے لئے فائدہ مند ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ یہ دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں کو کس طرح Exploit کیا جائے، کس طرح لوٹا جائے۔ یہاں اکانومی پہلے ہی نیچے جارہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تھوڑے Cost پر Maximum Satisfaction آپ کس طرح Customer کو دے سکتے ہیں۔ خلاصہ تو اس کا یہی ہوا۔

کینسر پر ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ Medicine میں Ph.D. کر رہا ہے اور Bone کینسر پر ریسرچ کر رہا ہے۔ یہ ریسرچ کر رہے ہیں کہ اس کو کس طرح آپریشن سے بچایا جاسکے اور Treat کیا جاسکے۔ طالبعلم نے بتایا کہ 1950ء میں ایک دوائی استعمال ہوتی تھی۔ لیکن اس وقت مسائل پیدا ہوئے اور حاملہ عورتوں کے بچے معذور پیدا ہوئے۔ اس دوائی کے بہت زیادہ Side Effects تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یہ دوائی Bone کینسر کے لئے فائدہ مند ہے۔ اس بات پر ریسرچ کر رہے ہیں کہ اس کے Side Effects سے کس طرح بچا جاسکتا ہے اور یہ کس طرح Bone کینسر میں فائدہ دے سکتی ہے۔

ونڈ انرجی پر ریسرچ

ایک طالبعلم نے بتایا کہ وہ آجکل Wind Energy پر پراجیکٹ کر رہا ہے کہ Wind Tribune کس طرح ایک گھر کے لئے فائدہ مند ہوسکتا ہے۔

طالبعلم نے بتایا کہ یہ Developed Countries اکثر پندرہ سال کے بعد یہ Wind Tribune بدل لیتے ہیں۔ لیکن یہ ابھی کام کی ہوتی ہیں اور دنیا کے تیسرے ممالک کے لئے انہیں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایک پلانٹ ایک کلوواٹ سے لے کر چھ میگاواٹ تک ہوتا ہے اور جو Tribune یہاں استعمال ہورہی ہیں

وہ دو میگاواٹ تک کی ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اس پر ریسرچ کریں کہ کہاں کہاں سے ملتی ہیں اور کتنے کی ملتی ہیں۔ اگر سستی مل جائیں تو افریقہ میں ایسی جگہوں پر بھجوائی جاسکتی ہیں جہاں ہوا چلتی رہتی ہے۔ یہ نہیں کہ ہم زیادہ رقم خرچ کر کے بھجوائیں۔ ہمیں سولر انرجی سستی مل رہی ہے۔ ہم نے سولر پینل لگوائے ہیں۔ ہم نے افریقہ میں ماڈل ویلج بنائے ہیں۔ ایک بن گیا ہے اور مختلف مما لک میں چار پانچ اور بن رہے ہیں۔ یہاں سولر انرجی ہی استعمال ہو رہی ہے۔ وہاں Street Lights بھی دی ہے، کمیونٹی سنٹر بنایا ہے اس میں بھی لائٹ دی ہے۔ مسجد میں بھی لائٹ دی ہے اور TV بھی چل رہا ہے۔ پھر Green House بنائے ہیں۔ گاؤں والوں کو سبزیاں سپلائی کرنے کے لئے سارا پانی اسی سولر انرجی کے ذریعہ آرہا ہے۔ گاؤں میں Tap Water بھی اسی انرجی کے ذریعہ آرہا ہے۔ سو دو سو گھروں کا یہ پراجیکٹ ہمیں پچاس ہزار پاؤنڈ میں پڑا ہے۔ تو اس طرح اگر یہ Wind Tribune 10 سے 15 ہزار یورو میں مل جائے تو پھر ٹھیک ہے۔ احمدی انجینئرز کو یہ کرنا چاہئے اور نئے بنا کر دیں۔ ایسا بنائیں جو ہمیں 5 سے 10 کلوواٹ بجلی دے سکیں۔

یورو کرائسز

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ یورو کا Crisis چل رہا ہے تو حضور کی اس بارہ میں کوئی Prediction ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ Prediction تو اللہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن اگر کچھ ملک نہ پیچھے ہٹے اور اگر نہ جھڑے جو انہوں نے بے انتہا شامل کر لئے ہیں۔ دس سے شروع ہوئے تھے اور 27 تک پہنچ گئے ہیں اور پھر پالیسی کوئی نہیں ہے تو اس طرح تو یہ کرائسز بڑھے گا۔ ایک کرنسی رکھنی ہے تو پالیسی بھی ایک ہی ہونی چاہئے۔ امریکہ نے اگر ڈالر رکھا ہوا ہے تو اپنی 52 سٹیٹس کی ایک ہی اکنامک پالیسی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ امریکہ نے یورپ کو ایک کرنسی پر رہنے نہیں دینا کیونکہ ڈالر کے مقابلہ پر یورو یونٹ ہو جاتا ہے وہ امریکہ کو برداشت نہیں ہے۔ اس لئے یہ صرف اکنامک کرائسز نہیں ہے بلکہ پولیٹیکل ایشو بھی ہے اور سازش بھی ہے۔

طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پروگرام سوا نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔